# سورة النساء

## آیات ۷۷ - ۸۲

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ج فَلَمَّا كُتِبَ
عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ج وَ
قَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ج لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ط قُلْ مَتَاعُ
الدُّنْيَا قَلِيلٌ ج وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَىٰ قف وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧٧﴾ أَيْنَ مَا تَكُونُوا
يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ط وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ
عِنْدِ اللَّهِ ج وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِكَ ط قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ط
فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿٧٨﴾ مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ز
وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ ط وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ط وَكَفَىٰ بِاللَّهِ
شَهِيدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ج وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا
ط ﴿٨٠﴾ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ ز فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ط وَ
اللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ج فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ط وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٨١﴾ أَفَلَا
يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ط وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾

# سورہ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے
اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست -
خاندان کی مضبوطی کا دار و مدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ
ریاست کا استحکام- داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی
منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں
اہل کتاب کو اسلام کی دعوت
اسلامی اجتماعیت کے فرائض میں سے

**آیات ۱-۴۳** اسلامی حسن معاشرت کے احکام
امت مسلمہ کو خطاب ۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوق، یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوق نسواں...)

1

**آیات ۴۴-۵۷** اہل کتاب کو خطاب
ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی
نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

**آیات ۵۸-۵۹** رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض
حق امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی
اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

**آیات ۶۰-۱۱۵** رسالت، نفاق اور جہاد کے مباحث
منافقین کی متضاد ، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

**آیات ۱۱۶-۱۳۴** بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب
اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

**آیات ۱۳۵-۱۵۲**
اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم
نفاق سے بچنے کی تاکید

6

**آیات ۱۵۳-۱۷۵** اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب
یہود کو بھی خطاب ، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

**آیات ۱۷۶-** آیت کلالہ
قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

# آیات ۷۷-۸۳ (رکوع ۱۱ نصف اول)

- منافقین کے مختلف طرزِ عمل پر کی سرزنش
- اہل نفاق کی دعوں کی حقیقت عرض
- جہاد ہونے پر جہاد سے پر منافقین پر گرفت
- نفاق اور اہل نفاق کی اصل بیماری کا سبب - حب دنیا
- جہاد سے — سے نہیں بچا سکتا ( ہر حال میں آ کے رہے گی )
- نیکیوں اور برائیوں کا انتسب - اپنی مرضی سے نہیں، دونوں کا ظہور اللہ کی مشیت سے ، نیکی کا صدور اللہ کی طرف سے، برائی کا اپنے نفس اور کسبِ عمل سے
- رسول ﷺ کی حیثیت ایک مطاع کی - رسولؐ کی اطاعت، اللہ کی اطاعت
- منافقین کی در پردہ سازشیں - اللہ سے خوب آگاہ، یہ کامیاب نہ ہو سکیں گے
- منافقین شدید فکری تضاد کا شکار - اگر یہ قرآن پر غور کرتے تو ہر سے اللہ کی کتاب پاتے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ - کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف

اَلَمْ تَرَ - اصل میں اَلَمْ تَرٰی تھا لَمْ کی وجہ سے یٰ ساکن ہوا اور گر گیا

قِيْلَ لَهُمْ - کہا گیا جن سے

كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ - کہ تم لوگ روکے رکھو اپنے ہاتھوں کو

کَفَّ یَکُفُّ ، کَفًّا - روکے رکھنا

اَیْدِی - یَد کی جمع (ہاتھ)

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ - اور قائم کرو نماز کو

وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ - اور پہنچاؤ زکوٰۃ کو

فَلَمَّا كُتِبَ - پھر جب فرض کیا گیا

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ - ان پر لڑائی

اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ - تب ہی ایک فریق ان میں سے

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ

يَخْشَوْنَ النَّاسَ - ڈرتا ہے لوگوں سے

خَشِيَ يَخشَى ، خَشْيَةً - ڈرنا

كَخَشْيَةِ اللّٰهِ - اللہ سے ڈرنے کی مانند

اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً - یا اس سے بھی زیادہ بلحاظ ڈرنے کے

اَشَدَّ - اسم تفضیل (زیادہ ڈرنا)

وَقَالُوْا رَبَّنَا - اور انہوں نے کہا اے ہمارے رب

لِمَ كَتَبْتَ - کیوں تو نے فرض کیا

عَلَيْنَا الْقِتَالَ - ہم پر قتال (لڑائی)

لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ - کیوں نہیں تو نے موٴخر کیا ہم کو

أَخَّرَ يُؤَخِّرُ ، تأخِيْرًا - ڈھیل دینا، مہلت دینا
(II)

اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ - ایک قریبی مدت تک

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۗ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾

قُلْ - آپ کہہ دیجیئے

مَتَاعُ الدُّنْيَا - دنیا کا سامان

قَلِيلٌ - تھوڑا ہے

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ - اور آخرت بہتر ہے

لِّمَنِ اتَّقٰى - اس کے لیے جس نے تقویٰ کیا

اِتَّقٰى يَتَّقِي ، اِتِّقاءً - تقویٰ کرنا (IV)

اللہ کی معرفت ( اسکی محبت اور خوف ) سے گناہوں سے بچتے ہو نیل راستہ اختیار کرنا

وَلَا تُظْلَمُوْنَ - اور تم لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا

فَتِيْلًا - کسی دھاگے برابر بھی

فَتِيلا - باریک دھاگہ، کھجور کی گٹھلی کا ریشہ ۔(بمعنی حقیر، معمولی، ذرہ برابر)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَ قَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ
اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾

تم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو
اور زکوٰۃ دو؟ اب جو انہیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو ان میں سے ایک فریق کا حال یہ ہے کہ
لوگوں سے ایسا ڈر رہے ہیں جیسا خدا سے ڈرنا چاہیے یا کچھ اس سے بھی بڑھ کر۔ کہتے ہیں
خدایا! یہ ہم پر لڑائی کا حکم کیوں لکھ دیا؟ کیوں نہ ہمیں ابھی کچھ اور مہلت دی؟ ان سے
کہو، دنیا کا سرمایہ زندگی تھوڑا ہے، اور آخرت ایک خداترس انسان کے لیے زیادہ بہتر
ہے، اور تم پر ظلم ایک شمہ برابر بھی نہ کیا جائے گا

Have you not seen those who were told: 'Restrain you hands, and establish the Prayer, and pay the Zakah'? But when fighting was enjoined upon them some of them feared men as one should fear Allah, or even more, and said: 'Our Lord, why have You ordained fighting for us? Why did You not grant us a little more respite?' Say to them: 'There is little enjoyment in this world. The World to Come is much better for the God-fearing. And you shall not be wronged even to the extent of the husk of a date-stone.

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ

## منافقین کی مزید کمزوریاں اور شرارتیں

- مکہ مکرمہ میں بارہ برس تک مسلمانوں کو یہی حکم تھا کہ اپنے ہاتھ بندھے رکھو۔ مسلمانوں پر شدید مظالم کے باوجود انہیں ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں تھی۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کو لڑنے کی اجازت دی جائے
- مدینہ میں بھی سورہ الحج کی آیت ۳۹ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا.... کے نزل ہونے تک یہ پابندی رہی
- منافقین اپنے ایمان واخلاص کی دھونس جمانے کے لیے بہت بڑھ بڑھ کر جہاد کے لیے مطالبہ کرتے رہتے تھے، جیسے وہ جہاد کے عشق سے سرشار ہوں مگر ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں
- اس وقت ان سے کہا جاتا تھا کہ صبر کرو اور نماز و زکوٰۃ سے ابھی اپنے نفس کی اصلاح کرتے رہو، تو یہ صبر و برداشت کا حکم ان پر شاق گزرتا تھا
- اب جو لڑائی کا حکم دے دیا گیا تو انہی تقاضا کرنے والوں میں سے ایک گروہ دشمنوں کا ہجوم اور جنگ کے خطرات دیکھ دیکھ کر سہما جا رہا ہے اور اللہ کی راستے میں قتال سے جی چرانے کے بہانے بنا رہا ہے
- قتال فی سبیل اللہ کے حکم سے معاشرے کے افراد کی اسلامی نظریے سے وابستگی، وفا اور اخلاص کو آزمایا جا رہا ہے ــ حقیقی ایمان والے اس پہ لبیک کہیں گے اور اہل نفاق اس سے اعراض کے بہانے ڈھونڈیں گے

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ قِیۡلَ لَہُمۡ کُفُّوۡۤا اَیۡدِیَکُمۡ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ۚ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیۡہِمُ الۡقِتَالُ اِذَا فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ یَخۡشَوۡنَ النَّاسَ

## قتال کے اذن میں تاخیر

- قتال کے اذن میں تاخیر کی کئی حکمتیں ہیں:
  - ایمان لانے والوں میں ایمان کے رسوخ کے لیے وقت دینا
  - افرادی قوت کی قلّت
  - آزمائشوں کی بھٹی سے گزار کو مضبوط کردار کے افراد تیار کرنا
  - قتال سے پہلے معنوی، اخلاقی اور روحانی تیاری کے لیے نماز، روزہ جیسی عبادات اور اموال کے ایثار سے مطلوبہ کردار تیار کرنا
  - اجتماعیت کی ایک بہتر شکل سے مضبوط نظم و اطاعت اور شیرازہ بندی کرنا (اجماعیت، نظم اور وحدت کا تصور افراد میں راسخ کرنا)
  - انفاق فی سبیل اور جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت اور ایک واضح تصور لوگوں کے ذہن میں راسخ کرنا
  - کسی حد تک اسلحہ، رسد و کمک اور جنگ کے لیے دوسرے ذرائع و وسائل میسر کرنا

وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾

## منافقین کا اصل روگ

- منافقین کا اصل روگ جس کی وجہ سے وہ سراسیمہ ہو رہے تھے قرآن کریم نے اس سے پردہ اٹھایا اور وہ اس دنیا اور دنیا کے مال و اسباب کی محبت (قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى" (کہہ دیجیے متاع دنیا قلیل ہے اور آخرت اس کے لیے انتہائی بہتر ہے جس شخص کے دل میں اللہ کا خوف ہے)
- حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے راستے میں جان دینے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے انسانی ذہن کی ساخت بدلنے کی ضرورت ہے۔ انسانی ذہن کی ساخت جن تصورات پر قائم ہے ان میں بنیادی یہ ہے کہ دنیا ایک حقیقت ہے اور آخرت محض ایک مفروضہ۔ مذہبی لوگوں نے ایک بہلاوا بنا رکھا ہے جس سے خود بھی بہلتے ہیں اور دوسروں کو بھی بہلاتے ہیں، اس نہج کی سوچ اہل نفاق کی تھی
- منافقین سے یہ کہا جا رہا ہے کہ تم انہی تصورات کے تحت زندگی گزار رہے ہو حالانکہ تمہیں ایمان لانے کے بعد اس بات کا یقین پیدا کر لینا چاہیے کہ متاع دنیا کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ چند روزہ کھیل ہے جو اچانک ختم ہو جاتا ہے۔ نہ حکمران باقی رہے، نہ دولت مند، زندگی کا سفر ختم ہونے میں اتنی دیر بھی نہیں لگتی جتنی برف کے گھلنے میں یا بلبلے کے ٹوٹنے میں۔ لہٰذا متاع دنیا کی خاطر اپنی عاقبت تباہ مت کرو۔ دنیا فانی ہے آخرت باقی ہے۔ متاع دنیا قلیل ہے
- یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ و پیوند بتانِ وہم و گماں لا الٰہ الا اللہ

# آیت ۷۷

## اہم نکات

← قرآن مجید میں جہاد کا ذکر فی سبیل اللہ کے ساتھ - یہ جہاد کا امتیازی وصف ہے

← قتال سے پہلے معنوی، اخلاقی اور روحانی تیاری کے لیے نماز اور روزہ کا حکم (کفار کے ساتھ لڑنے سے پہلے کردار سازی کی اہمیت)

← حقیقی ایمان رکھنے والے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب ہوتے ہیں، جبکہ اللہ پہ ایمان نہ رکھنے والے اپنی خواہشات، حرص و ہوس اور شیطان کے آلہ کار بنتے ہیں

← شیطان اور اس کے لشکر بالآخر ناکام و نامراد ہوتے ہیں، اللہ کے لشکر اللہ کی رحمت سے غالب رہتے ہیں

← اسلام کا سیاسی، اقتصادی، معاشی اور معاشرتی نظام اسلامی ریاست سے مضبوط ہوتا ہے

← اسلام میں عبادی و اقتصادی مسائل کا باہمی رابطہ

← دیگر انفرادی و اجتماعی عبادات کی نسبت نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کی زیادہ اہمیت ہے۔

← آخرت اور اس کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیوی فوائد اور منافع کا کم اہمیت ہونا

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ۗ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ

أَيْنَ مَا تَكُونُوا - جہاں کہیں بھی تم ہو گے

يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ - پالے گی تم کو موت

( د ر ك ) أَدْرَكَ يُدْرِكُ ، إدراكًا - پالینا ( IV )

وَلَوْ كُنْتُمْ - اور اگر تم ہو

فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ - کسی انتہائی مضبوط گنبد میں

بُروج - بُرجٌ کی جمع ( گنبد، قلعہ )

( ش ي د ) شَيَّدَ يُشَيِّدُ ، تَشْيِيْدًا پختہ اور مضبوط و بلند ہونا ( II )

مُشَيَّد پختہ اور مضبوط

وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ - اور اگر آ لگے ان کو کوئی بھلائی

يَقُولُوا - تو وہ کہتے ہیں

يَقُولُوا ۔ اصل میں يَقُولُوْن تھا جوابِ شرط کی وجہ سے نون گر گیا

هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ - یہ اللہ کے پاس سے ہے

وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِكَ ‌ؕ قُلۡ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَاۤءِ الۡقَوۡمِ لَا يَكَادُوۡنَ يَفۡقَهُوۡنَ حَدِيۡثًا ﴿۴۸﴾

وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ - اور اگر آ لگے ان کو کوئی برائی

سَيِّئَةٌ - برائی

يَّقُوۡلُوۡا - تو کہتے ہیں

هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِكَ - یہ آپ کے پاس سے ہے

قُلۡ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ - آپ کہیے سب کچھ اللہ کے پاس سے ہے

فَمَالِ - تو کیا ہے

مَا - استفہامیہ

هٰٓؤُلَاۤءِ الۡقَوۡمِ - اس قوم کے لیے

هٰٓؤُلَاۤءِ - اسم اشارہ (جمع + قریب)

لَا يَكَادُوۡنَ - قریب نہیں ہے

كَادَ يَكَادُ ، كَوْدًا - قریب ہونا

يَفۡقَهُوۡنَ حَدِيۡثًا - کہ وہ سمجھیں کوئی بات

حَدِيث - لغوی معنی میں (بات)

فقِهَ يَفقَه ، فِقهًا - سمجھنا

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُولُوا هٰذِهٖ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُولُوا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۗ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ فَمَالِ
هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿٧٨﴾

(رہی موت) تو جہاں بھی تم ہو وہ بہر حال تمہیں آ کر رہے گی خواہ تم کیسی ہی
مضبوط عمارتوں میں ہو۔ اگر انہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف
سے ہے، اور اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے تو کہتے ہیں یہ تمہاری بدولت ہے۔ کہو،
سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات
ان کی سمجھ میں نہیں آتی

**Wherever you might be, death will overtake you even though you be in massive towers. And when some good happens to them, they say: 'This is from Allah'; whereas when some misfortune befalls them, they say: 'This is because of you'. *109 Say: 'All is from Allah.' What has happened to this people that they seem to understand nothing?**

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ

## منافقین کی مزید علامات و خصوصیات

- منافقین کا قتال سے جی چرانے کا اصل سبب دنیا کی محبت اور موت کا خوف تھا۔ ان کے دلوں کے اندر جو یہ خوف تھا اسے ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ان پر واضح کیا جا رہا ہے کہ موت سے کوئی مفر نہیں، تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں پا لے گی۔ اگر تم بہت مضبوط (fortified) قلعوں کے اندر اپنے آپ کو محصور کر لو۔ پھر بھی موت سے نہیں بچ سکتے۔ موت صرف خطرات میں نہیں، بلکہ موت کا ایک وقت مقرر ہے
- منافقین کا ایک طرز عمل یہ بھی تھا کہ اگر جب فتح و ظفر اور کامیابی و سرخروئی نصیب ہوتی ہے تو اسے اللہ کا فضل قرار دیتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ اللہ نے ان پر یہ فضل نبی ہی کے ذریعہ سے فرمایا ہے۔ مگر جب خود اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کے سبب سے کہیں شکست ہوتی ہے اور بڑھتے ہوئے قدم پیچھے پڑنے لگتے ہیں تو سارا الزام نبی کے سر تھوپتے ہیں اور خود بری الذمہ ہونا چاہتے ہیں۔
- آپ ﷺ کو ہدایت فرمائی گئی کہ ان پر واضح فرما دیجیے کہ کامیابی ہو یا ناکامی، دکھ ہو یا سکھ، ان میں سے کوئی چیز بھی میری طرف سے نہیں ہے بلکہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے اس لیے بھی کہ میں کوئی کام خدا کے حکم کے بغیر نہیں کرتا اور اس لیے بھی کہ مصرف حقیقی اس کائنات کا اللہ وحدہ لاشریک لہ ہی ہے۔ اس کی مشیت کے بغیر نہ اس دنیا میں کسی کو دکھ پہنچ سکتا ہے نہ سکھ

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ - جو آ لگے تم کو کوئی بھی بھلائی

فَمِنَ اللّٰهِ - تو (وہ) اللہ کے پاس سے ہے

وَمَآ اَصَابَكَ - اور جو آ لگے تم کو

مِنْ سَيِّئَةٍ - کوئی برائی

فَمِنْ نَّفْسِكَ - تو (وہ) تمہارے نفس سے ہے

وَاَرْسَلْنٰكَ - اور ہم نے بھیجا ہے آپ کو

لِلنَّاسِ رَسُوْلًا - لوگوں کے لیے رسول ہوتے ہوئے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا - اور کافی ہے اللہ بطور گواہ

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ
وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٧٩﴾

اے انسان ! تجھے جو بھلائی بھی حاصل ہوتی ہے اللہ کی عنایت سے ہوتی ہے، اور جو مصیبت تجھ پر آتی ہے وہ تیرے اپنے کسب و عمل کی بدولت ہے اے محمدؐ ! ہم نے تم کو لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر خدا کی گواہی کافی ہے

Whatever good happens to you is from Allah; and whatever misfortune smites you is because of your own action. We have sent you to mankind ( O Muhammad! ) as a Messenger, and Allah is sufficient as a witness.

محمد اقبال

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۷۹

## خیر اور شر کے اسباب کے متعلق وضاحت

- سابقہ آیت میں منافقین کو خطاب - کہ ان کو پہنچنے والی بھلائی کا انتساب تو اللہ سے کرتے ہیں اور کسی نقصان اور تکلیف کو (اپنی نادانی اور حماقت سے) آپ ﷺ سے منسوب کر دیتے ہیں
- یہاں یہ خطاب آپ ﷺ اور پھر اس توسط سے تمام ایمان والوں اور عام انسانوں کو بھی — کہ جو بھی کوئی خیر تمہیں ملتا ہے اس پر تمہیں یہی کہنا چاہیے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور کوئی شر پہنچ جائے تو اسے اپنے کسب و عمل کا نتیجہ سمجھنا چاہیے۔
- اگرچہ فی الحقیقت خیر و شر ہر چیز کا ظہور خدا ہی کی مشیت سے ہوتا ہے (وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى) اس کے حکم و اذن کے بغیر کوئی چیز بھی ظہور میں نہیں آ سکتی۔ لیکن خیر اور شر میں یہ فرق ہے کہ خیر خدا کی رحمت کے اقتضا سے ظہور میں آتا ہے اور شر اصلاً کے اپنے اعمال پر مترتب ہوتا ہے۔ اس پہلو سے شر کا تعلق اصلاً کے اپنے نفس سے ہے۔

جب میں کہتا ہوں کہ یا اللہ میرا حال دیکھ حکم ہوتا ہے کہ اپنا نامہ اعمال دیکھ (اکبر)

- آپ ﷺ کو تسلی - کہ اگر یہ منافقین آپؐ کی رسالت کے باب میں متردد ہیں اور آپؐ کے ہر قول و فعل کو خدا کی طرف سے نہیں سمجھتے تو اس کی پروا نہ کرو۔ آپؐ کی رسالت ان کی گواہی کی محتاج نہیں اس پر خدا کی گواہی کافی ہے۔ یہ لوگ مانیں یا نہ مانیں اب اللہ کی اطاعت کی واحد راہ اطاعتِ رسول ہے

مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ‌ ۚ وَمَنۡ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ؕ‏ ﴿۸۰﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ طَاعَةٌ  فَاِذَا بَرَزُوۡا مِنۡ عِنۡدِكَ

مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ - جو اطاعت کرتا ہے رسولؐ کی

فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ - تو اس نے اطاعت کی اللہ کی

وَمَنۡ تَوَلّٰى - اور جو منہ موڑتا ہے

فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ - تو ہم نے نہیں بھیجا آپؐ کو

عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا - ان پر نگراں بنا کر

وَيَقُوۡلُوۡنَ طَاعَةٌ - اور وہ لوگ کہتے ہیں فرماں بردار ی ہے

فَاِذَا بَرَزُوۡا - پھر جب وہ نکلتے ہیں

( ب ر ز ) بَرَزَ يَبرُزُ ، بُرُوْزًا - ظاہر ہونا، نکلنا، سامنے آنا

اردو میں : مبارز ، مبارزت ، ( بول و ) براز

مِنۡ عِنۡدِكَ - آپؐ کے پاس سے

بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنهُم غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ۖ وَ اللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۖ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾

| | |
|---|---|
| بَيْتَ | کو کوئی کام کرنا۔ رات گذارنا |
| بَيَّتَ يُبَيِّتُ ، تَبْيِيْتًا۔ | کو مشورہ کرنا (II) |

بَيَّتَ ۔ (تو) رات کو مشورہ کرتا ہے

طَآئِفَةٌ مِّنهُمْ ۔ ان میں سے ایک گروہ

غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ۔ اس کے علاوہ (خلاف) جو آپ کہتے ہیں

وَ اللّٰهُ يَكْتُبُ ۔ اور اللہ لکھتا ہے

مَا يُبَيِّتُوْنَ ۔ اس کو جو وہ رات میں مشورہ کرتے ہیں

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ ۔ تو آپ اعرض کریں ان سے

وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔ اور بھروسہ کریں اللہ پر

وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا۔ اور کافی ہے اللہ بطور کارساز کے

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫
فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ
عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل خدا کی اطاعت کی اور جو منہ موڑ گیا، تو
بہرحال ہم نے تمہیں ان لوگوں پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجا ہے وہ منہ پر کہتے ہیں کہ
ہم مطیع فرمان ہیں مگر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ
راتوں کو جمع ہو کر تمہاری باتوں کے خلاف مشورے کرتا ہے اللہ ان کی یہ ساری
سرگوشیاں لکھ رہا ہے تم ان کی پروا نہ کرو اور اللہ پر بھروسہ رکھو، وہی بھروسہ کے
لیے کافی ہے

**He who obeys the Messenger thereby obeys Allah; as for he who turns away, We have not sent you as a keeper over them! They say (in your presence): 'We obey', but when they leave your presence a party of them meets by night to plan against what you have said. Allah takes note of all their plots. So, let them alone, and put your trust in Allah. Allah is sufficient as a guardian.**

محمد اقبال

مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنۡ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ؕ ۸۰

## رسول ﷺ کی اطاعت، اللہ کی اطاعت ہے

- اپنے موضوع اور مضمون کے اعتبار سے یہ نہایت اہم آیت مبارکہ
- یہاں پہ دوٹوک انداز میں واضح کردیا گیا کہ رسول ﷺ کی اطاعت درحقیقت اللہ کی اطاعت ہے۔
- یہ آیت تمام گمراہ فرقوں اور منکرین حدیث کے عقائد و خیالات کا رد ہے جس میں میں وہ رسول ﷺ کو (معاذاللہ) محض پہنچانے والا ڈاکیہ سمجھتے ہیں اور آپؐ کے اقوال و احادیث کو حجت نہیں مانتے
- حجیت حدیث - آپؐ کی ہر ارشاد فرمودہ حدیث جو صحیح سند کے ساتھ ہم تک پہنچے اس پر اسی طرح عمل واجب ہے جیسے قرآن کی لکھی ہوئی بات پر عمل واجب ہے
  - وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (۴/۶۴)
  - لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (۳۳/۲۱)
  - قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (۳/۳۱)
  - مَن أطَاعَنِي فقَدْ أطَاعَ اللَّهَ، ومَن عَصَانِي فقَدْ عَصَى اللَّهَ، ومَن يُطِعِ الأمِيرَ فقَدْ أطَاعَنِي..... (البخاري)
- لب یہ اپنے عمل کے خود ذمہ دار ہیں آپؐ کے ذمے ہدایت کو پہنچا دینا تھا جو آپؐ نے کردیا

بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ غَيۡرَ الَّذِىۡ تَقُوۡلُ‌ؕ وَاللّٰهُ يَكۡتُبُ مَا يُبَيِّتُوۡنَ‌ۚ فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ﴿۸۱﴾

## منافقین کا طرز عمل

- رسولؐ کی اطاعت نہ کرنے پر جو انجام ہو سکتا ہے اس کی طرف گذشتہ آیت میں اشارہ کر دیا گیا لیکن اس کے باوجود منافقین کا رویہ یہ رہا جس کا یہاں ذکر کیا جا رہا ہے
- منافقین آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپؐ کی ہر بات پر "طاعۃ" کا لفظ بولتے۔ مقصود یہ بتلانا کہ وہ بلکہ ہر بات پر اپنی فدویت، فدائیت اور غیر مشروط اطاعت کا اظہار کرتے، کبھی کہتے سر تسلیم خم ہے، کبھی کہتے بجا ارشاد فرمایا، کبھی کہتے اس میں شبہ ہی کیا ہے، کبھی کہتے ہم ہر خدمت کے لیے حاضر ہیں (اطاعت کے مفہوم میں یہ سب باتیں شامل ہیں)

لیکن جب وہ حضور کی مجلس سے نکلتے اور اپنے لوگوں میں الگ ہو کر بیٹھتے تو رات کی تاریکی میں چھپ چھپ کر مشورے کرتے اور ان مشوروں میں جو کچھ طے کرتے یا جن عزائم کا اظہار کرتے ان میں سے ہر بات ان باتوں کے بالکل برعکس ہوتی جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کہتے۔

- یہاں ان کو بتا دیا گیا کہ تم سمجھتے ہو کہ تمہارے ان منصوبوں اور خفیہ مشوروں کا اللہ کو علم نہیں، حالانکہ اللہ (اللہ کے فرشتے) انہیں لکھ رہے ہیں، قیامت کے دن یہ سارا ریکارڈ ان کے سامنے لا کر رکھ دیا جائے گا
- آپؐ کو حکم کہ ان سے اعراض کیجیے وہ جو کرتے ہیں انھیں کرنے دیجیے۔ ان سے ڈرنے یا پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ صرف اللہ پر بھروسہ کریں۔ اللہ ہی آپ کا کارساز ہے۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْاٰنَ - تو کیا یہ لوگ غور و فکر نہیں کرتے قرآن میں

( د ب ر ) تَدبَّرَ يَتَدَبَّرُ ، تَدبُّرًا - غور و فکر کرنا، تدبر کرنا ( ۷ )

مُدَبِّر ( مُتَدَبِّر ) - غور و فکر کرنے والا

وَلَوْ كَانَ - اور اگر وہ ہوتا

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ - غیر اللہ کے پاس سے

لَوَجَدُوْا فِيْهِ - تو ضرور یہ پاتے اس میں

وَجَدَ يَجِدُ ، وِجْدَانًا.... پانا

اخْتِلَافًا كَثِيْرًا - بہت زیادہ اختلاف

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾

کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اِس میں بہت کچھ اختلاف بیانی پائی جاتی

**Do they not ponder about the Qur'an? Had it been from any other than Allah, they would surely have found in it much inconsistency**

محمد اقبال

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾

## منافقین کا فکری تضاد

- منافقین کے فکری تضاد کا پول ہر جگہ کھولا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ کی اطاعت کے جھوٹے دعوے کے ساتھ ساتھ ان کے قرآن پہ ایمان کے دعوے کی حقیقت بھی یہاں کھول دی گئی ہے
- گذشتہ کئی آیات میں منافق اور ضعیف الایمان لوگوں کی جس روش پر تنبیہہ کی گئی ہے اس کی بڑی اور اصلی وجہ یہ تھی کہ انھیں قرآن کے منجانب اللہ ہونے میں شک تھا کہ رسولؐ پر واقعی وحی اترتی ہے
- یہاں ان کی منافقانہ روش اور ان کے فکری تضاد پر ملامت کرنے کے بعد فرمایا جا رہا ہے کہ یہ لوگ قرآن پر غور ہی نہیں کرتے ورنہ یہ کلام تو خود شہادت دے رہا ہے کہ یہ خدا کے سوا کسی دوسرے کا کلام ہو نہیں سکتا۔ اور جو دلیل لائی گئی ہے وہ آفاقی اور لاجواب (Irrefutable) ہے
- کیا کوئی انسان اس بات پر قادر ہے کہ سالہا سال تک وہ مختلف حالات میں، مختلف مواقع پر، مختلف مضامین پر تقریریں کرتا رہے اور اول سے آخر تک اس کی ساری تقریریں ایسا ہموار، یک رنگ، متناسب مجموعہ بن جائیں جس کا کوئی جز دوسرے جز سے متصادم نہ ہو، جس میں تبدیلی رائے کا کہیں نشان تک نہ ملے، جس میں متکلم کے نفس کی مختلف کیفیات اپنے مختلف رنگ نہ دکھائیں، اور جس پر کبھی نظر ثانی تک کی ضرورت نہ پیش آئے؟

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾

- دوسرا پہلو اس کتاب کے حوالے سے سوچ کا یہ ہے کہ اس کتاب میں ایک پورا نظامِ زندگی دیا گیا ہے۔ اس کی ایک ایک بات اور ایک ایک حکم اپنے اصول اور فروع میں اس قدر مستحکم اور مربوط کہ ریاضی کے فارمولے بھی اتنے مستحکم اور مربوط نہیں ہو سکتے۔ وہ جن عقائد کی تعلیم دیتا ہے وہ ایک دوسرے سے انتہائی وابستہ و پیوستہ ہیں۔ جن عبادات اور اطاعت کا حکم دیتا ہے وہ عقائد سے اس طرح پیدا ہوتی ہیں جیسے تنے سے شاخیں پھوٹتی ہیں۔ وہ جن اعمال و اخلاق اور آداب کی تلقین کرتا ہے وہ اپنے اصول سے اس طرح ظہور میں آتے ہیں جس طرح ایک شے سے اس کے قدرتی اور فطری لوازم ظہور میں آتے ہیں۔
- تیسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی زبان قریش کی زبان ہے۔ لیکن قریش کیا ساری دنیا مل کر بھی اس زبان کی نقل نہیں کر سکتی۔ اس کا ایک ایک لفظ فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہے۔ اس کا ایک ایک جملہ نگینے کی طرح جڑا ہوا ہے۔ اس کی ہر بات حرفِ آخر ہے۔ اور اس کا یہ چیلنج کہ تم اس جیسی ایک سورت بنا کر لے آؤ آج تک جواب سے محروم ہے اور ساری دنیا اس کے سامنے گنگ ہو کر رہ گئی ہے۔
- اگر ان چند پہلوؤں پر غور کر لیا جائے اور غور کرنے والا عصبیت سے اندھا نہ ہو چکا ہو تو چاہے اس کے اندر نفاق کی بھٹی کیوں نہ سلگ رہی ہو وہ یہ اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کتاب اللہ کی کتاب ہے۔ اور جس ذاتِ عزیز پر اتری ہے وہ اللہ کے رسول ہیں۔

# آیات ۷۷-۸۳ (رکوع ۱۱، نصف اول)

- منافقین کے مختلف طرزِ عمل پر ان کی سرزنش
- اہل نفاق کی دعووں کی حقیقت
- جہاد فرض ہونے پر جہاد سے فرار پر منافقین پر گرفت
- نفاق اور اہل نفاق کی اصل بیماری کا سبب - حب دنیا
- جہاد سے فرار موت سے نہیں بچا سکتا ( موت ہر حال میں آ کے رہے گی)
- نیکیوں اور برائیوں کا انتساب - اپنی مرضی سے نہیں، دونوں کا ظہور اللہ کی مشیت سے، نیکی کا صدور اللہ کی طرف سے، برائی کا اپنے نفس اور کسبِ عمل سے
- رسول ﷺ کی حیثیت ایک مطاع کی- رسولؐ کی اطاعت، اللہ کی اطاعت
- منافقین کی درپردہ سازشیں - اللہ ان سے خوب آگاہ، یہ کامیاب نہ ہو سکیں گے
- منافقین شدید فکری تضاد کا شکار- اگر یہ قرآن پر غور کرتے تو ہر تضاد سے اللہ کی کتاب پاک پاتے

# اضافی مواد

# Reference Material

سوره

ا ○